غیرت، شوق، لگن، خوف و دہشت، ہیجان (شدتِ شوق)، ذوق، لذت شناسی، وقت، سِـــرّ (باطن)، عَیۡبَة (رازداری)، تمکین (قابو میں دینا)، توحید (خلوت پسندی) وغیرہ بلند مکاشفات، روحانی مشاہدات اور خفیہ شب بیداری جن کا ذکر طویل ہوگا۔ ﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ ''یہ تو اللہ کا فضل و کرم ہے' جسے چاہے عنایت فرماتا ہے۔'' [سورة الحدید ۲۱]

اس کی عطاؤں کے لیے کوئی علت (سبب) درکار نہیں، اس کی نوازشات کے لیے کوئی حیلہ و بہانہ نہیں۔ وہی بے محتاج، عطا شعار، حکمت کاملہ والا، نہایت احسان فرمانے والا ہے۔ جس پر چاہے' جس طرح چاہے احسان فرمائے۔ وہی بے نیاز، قابل تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو سچائی والوں میں شامل فرمائے اور ہم سب کو نیکوکاروں میں شامل فرمائے۔

اے اللہ! میری ذلت، حاجت، ضرورت مندی، بے بسی، عاجزی، غربت وافلاس اور لاچارگی پر رحم فرما! اور میری خطاؤں، میری نادانی، میرے معاملات میں حدود سے تجاوز سرزد ہونے کو اور ہر اس خطا قصور کو معاف فرما' جنہیں آپ ہی مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

اے اللہ! یقیناً آپ نے ہمیں انصاف پروری اور احسان کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور میرے پاس دنیا کا وہ سامان میسر نہیں جس کے ذریعے میں (تیری سب مخلوق پر) احسان کروں؛ لیکن میں نے اپنی عزتِ نفس اور اپنے خون کو ہر اس شخص کے لیے صدقہ کر دیا ہے، جو میری طرف ان میں سے کسی چیز کا قصد کرے، میں دنیا میں اس سے (قصاص یا دیت کا) مطالبہ کروں گا نہ آخرت میں۔ اور تو ہی میرے اوپر اس صدقے کا گواہ ہے۔

اے اللہ! تمام مؤمن مردوں، مؤمنہ خواتین کو معاف فرما اور ہر اس شخص کو جو میرے بارے میں اچھا گمان رکھے اور اس کو بھی جو میرے متعلق اچھا گمان نہ کرے۔ یقیناً تو دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمانے والا اور تمام بھلائیوں کی بلا طلب فراوانی کرنے والا ہے۔ اور تو ہی ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ اور تمام تعریف اکیلے اللہ کے لیے لائق و سزاوار ہیں، اور راہ ہدایت کے رہروؤں پر سلامتی ہو۔ آمین

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ ......

مولانا بٹالویؒ سے مرزا قادیانی کا مباہلہ

تحریر: ڈاکٹر محمد بہاء الدین　　　　انتخاب: ابو محمد

اکذب العصر مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید مؤرخ آنجہانی دوست محمد شاہد نے لکھا ہے:

مولوی عبد القادر لدھیانوی (مرزائی) نے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) سے بٹالہ میں مولوی محمد حسین سے مباہلہ کرنے کی درخواست کی، جسے حضور (مرزا قادیانی) نے منظور فرمالیا۔ جس پر انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو بھی ایک طویل خط میں سچائی کے فیصلہ کے لیے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) سے بٹالہ میں بلا شرط مباہلہ کرنے کی پُر زور دعوت دی۔ اور انہیں تحریص وترغیب دلانے کے لیے ۲۰۰ روپیہ کی پیش کش کی۔ مولوی عبد القادر صاحب (لدھیانوی) کا یہ خط جب **الحکم** قادیان ۲۰-۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء میں شائع ہوا تو شملہ، سیالکوٹ، بٹالہ اور الٰہ آباد کی جماعتوں کے علاوہ دیگر مقامات کے مخلص احباب کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ انہیں بھی مباہلہ کی تحریک میں شامل کیا جائے اور انعام کی پیش کش بھی کی، جس سے اکتوبر ۱۸۹۸ء کے آخر تک انعامی رقم 2525 روپیہ 8 آنہ تک پہنچ گئی۔ [تاریخ احمدیت ۳/۳۱]

شیخ یعقوب علی تراب (قادیانی) ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان نے درج ذیل اشتہار شائع کیا:

''مولوی محمد حسین بٹالوی پر آخری حجت یعنی بلا شرط مباہلہ کی دعوت اور ۲۵۰۰ روپیہ ۸ آنہ کا انعام''

یہ امر بوضاحت بیان ہو چکا ہے کہ میاں محمد حسین بٹالوی ہی جناب اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی تکفیر کا اصل محرک اور بانی ہوا ہے، اور باقی تمام مکفرین نے اس کی یا اس کے استاد میاں نذیر حسین دھلوی کی پیروی کی ہے۔ اس لیے اسی کو اس درخواستِ مباہلہ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ چونکہ اس نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تکفیر اور تکذیب پر حد سے زیادہ زور مارا ہے۔ اور باوجودیکہ وہ اپنی ناکامیوں اور حضرت اقدس کی کامیابیوں کو بار ہا دیکھ چکا ہے۔ اور بہت سے نشانات ملاحظہ بھی کر چکا ہے، مگر اپنی غلطیوں کا اعتراف نہیں کرتا۔ اس لیے اس کو مباہلہ کی دعوت دی جاتی ہے، جو آسمانی اور خدائی فیصلہ ہے۔ یہ مباہلہ بدوں کسی قسم کی شرط کے ہوگا۔ اور اگر ایک سال کے اندر نتیجہ مباہلہ ہمارے حق میں نہ ہوا، اور ایک اثر قابل اطمینان ہماری تائید میں ظہور میں نہ آیا، تو رقم مندرجہ بالا جو پہلے سے جمع کرادی جاوے گی، ان کو بطورِ نشان کامیابی ان صاحبوں کی طرف سے دی جاوے گی، جنہوں نے مقرر کی ہے۔

اب ہم پنجاب کے ان معززین کو جو میاں محمد حسین کو جانتے ہیں اور ان سر برآوردہ حضرات کو جن کی شیخ صاحب سے آشنائی ہے اور ان خداترس لوگوں کو جو اسلام میں تفرقہ اور فتنہ پسند نہیں کرتے' مخاطب کر کے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ خلق اللہ پر رحم کریں اور ان کو پریشانی اور گھبراہٹ میں نہ رہنے دیں۔ وہ میاں محمد حسین صاحب کو مباہلہ پر آمادہ کریں تا کہ یہ آئے دن کا جھگڑا ایک سال کے اندر طے ہو جاوے...... میاں محمد حسین بٹالوی کو اختیار ہوگا کہ اخیر نومبر ۱۸۹۸ء تک کسی وقت منظوری مباہلہ کی درخواست مطبوعہ یا بصیغہ رجسٹری ہمارے پاس بھیج دیں۔[مجموعہ اشتہارات قادیانی ۳/ ۸۸-۹۰]

(انعام کا کیا مطلب؟ یہ کیوں نہیں کہتے کہ جھوٹے ہونے کی صورت میں مرزا صاحب اپنے دعاوی کو ترک کر دیں گے، اور ان کے مرید قادیانیت ترک کر دیں گے۔ بہاء)

قادیانی اشتہار کے جواب میں شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ کے دوستوں نے درج ذیل اشتہار دیا:

دجال قادیانی کے اشتہار مباہلہ کا جواب   سچے اور قطعی فیصلہ کی صورت صواب

دجال قادیانی کو ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے دبایا اور اس سے عہد لے لیا کہ آئندہ دلآزار الفاظ سے زبان بند رکھے۔(چنانچہ ماہنامہ إشاعة السنة نمبر۹ جلد۱۸ صفحہ ۲۵۹ میں تفصیل سے بیان ہوا ہے) اور اس وجہ سے اس کو مجبوراً ''الہام'' کے ذریعے لوگوں کی دلآزاری سے زبان بند کرنا پڑی اور الہامی گولے چلانا، یا یوں کہو کہ گوز چھوڑنا ترک کرنا ضروری ہوا۔ اور پھر الہامی دلآزاری کے سوا اس کا کام بند ہونے لگا اور اس کی دوکانداری میں نقصان واقع ہوا، تو اس نے اپنے نائبین کے ذریعہ یہ کام شروع کر دیا۔ تب سے یہ کام اس کے نائب کر رہے ہیں۔ اور اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے لوگوں کی دلآزاری میں مصروف ہیں۔ ازاں جملہ بعض کا ذکر ماہنامہ إشاعة السنة نمبر۳ جلد۱۹ صفحہ ۷۷ وغیرہ میں ہوا ہے۔ ازاں جملہ بعض کا ذکر ذیل میں ہوتا ہے:

اس کے چند نائبین لاہور، لدھیانہ، پٹیالہ اور شملہ نے مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کے نام اس مضمون کے اشتہار جاری کیے ہیں کہ وہ بمقام بٹالہ' قادیانی کے ساتھ مباہلہ کر لیں۔ اور اس مباہلہ کا اثر ظاہر نہ ہونے کی صورت میں 825 روپیہ انعام لیں۔ اس کے ساتھ ان لوگوں نے دل کھول کر دلآزاری و بدگوئی سے اپنے دلوں کا ارمان نکالا اور قادیانی کی نیابت کو پورا کر دکھایا۔ میں ان لوگوں کی جرأت وحیا پر تعجب کرتا ہوں کہ باوجودیکہ مولانا مولوی (محمد حسین) صاحب إشاعة السنة نمبر ۸ اور ۱۲، جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۶، ۱۸۸، ۳۱۳ اور نمبر ۳ جلد ۱۸ صفحہ ۸۶ اور دیگر مقامات میں قادیانی سے مباہلہ کے لیے مستعدی ظاہر کر چکے ہیں اور اس سے گریز وانکار اسی قادیانی بدکار کی طرف سے ہوا ہے، نہ مولانا موصوف کی

طرف سے۔ پھر یہ لوگ کس منہ سے مولانا مولوی (محمد حسین) صاحب کو مباہلہ کے لیے بلاتے ہیں اور شرم وحیا سے کچھ کام نہیں لیتے۔ اسی وجہ سے مولوی (محمد حسین) صاحب ان مجاہیل کی فضول لاف وگزاف کی طرف توجہ نہیں کرتے اور ان لوگوں کو مخاطب بنانا نہیں چاہتے۔

البتہ ان کے مرشد، دجال اکبر، اکذب العصر سے مباہلہ کرنے کے لیے ہر وقت بغیر کسی شرط کے مستعد وتیار ہیں اگر قادیانی اپنی طرف سے دعوت مباہلہ کا اشتہار دے، یا کم سے کم یہ مشتہر کردے کہ اس کے مریدوں نے جو اشتہار دیئے ہیں وہ اسی کی رضامندی وترغیب سے دیئے ہیں۔ اس میں مولوی صاحب ممدوح اپنی طرف سے کوئی شروط پیش نہیں کرتے۔ صرف قادیانی کی شروط ومیعاد ''ایک سال'' کو اڑا کر یہ چاہتے ہیں کہ اثر مباہلہ اسی مجلس میں ظاہر ہو، یا زیادہ سے زیادہ ''تین روز'' میں، جو عبداللہ آتھم کے مباہلہ وقسم کے لیے اس نے تسلیم کیے تھے۔ اور قبل از مباہلہ' قادیانی اس اثر کی بھی تعیین کردے کہ وہ کیا ہوگا۔ اس کی وجہ ودلیل بتفصیل مع حوالہ حدیث وتفسیر وہ إشاعة السنة نمبر ۸ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷ وغیرہ اور نمبر ۳ جلد ۱۸ صفحہ ۸۶ میں بیان کر چکے ہیں کہ یہ میعاد ایک سال کی خلاف سنت ہے، اور اس میں قادیانی کے لیے حیلہ سازی وفریب بازی کی بڑی گنجائش ہے۔

درصورت نہ ہونے ظاہر اثر مباہلہ کے' مولوی (محمد حسین) صاحب کچھ نقد انعام لینا نہیں چاہتے۔ صرف وہی سزا تجویز فرماتے ہیں، جو قادیانی نے عبداللہ آتھم کے متعلق پیشگوئی پوری نہ ہونے کی صورت میں اپنے لیے خود تجویز کی تھی کہ اس کا منہ کالا کیا جائے، اس کو ذلیل کیا جاوے۔ پس ہم کو یہ شرط منظور ہے۔ لیکن اس روسیاہی کے بعد اس کو گدھے پر سوار کر کے کوچہ بکوچہ ان چاروں شہروں میں پھرایا جائے اور بجائے دینے جرمانہ یا انعام 825 جوتے حضرت اقدس (اکذب) کے سر مبارک پر رسید ہوں۔ جن کو ان کے چاروں مواضع کے مرید آپ کی نذر کریں۔ اور اس کفش کاری اور پاپوش باری کے بعد پھر گدھے کی سواری پر آپ کا جلوس نکلے، اور آگے آگے آپ کے مخلص مرید بطور مرثیہ خوانی یہ مصرع پڑھتے جائیں: چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی......

اڑاتا خاک سر پر جھومتا مستانہ آتا ہے ۔۔۔ یہ کھاتا جوتیاں سر پر مرا دیوانہ آتا ہے

(راقم: سید ابوالحسن تبتی حال وارد کوہ شملہ نجولی ۱۳۱ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

ضروری نوٹ: (۱) نائبین دجال اکبر قادیانی لعین نے جو اشتہاروں میں لکھا ہے کہ نام کا مولوی عبدالقادر لدھیانوی' مولوی محمد حسین کا ہم مکتب ہے، یہ محض دروغ ہے۔ مولوی (محمد حسین) صاحب فرماتے ہیں کہ وہ بدنصیب بمقام

ہندلہ ہم سے شرح ملا پڑھا کرتا تھا۔ اب وہ ہمارا ہم مکتب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس پر فخر کر رہا ہے۔ کیوں نہ ہو، یہ قدیم سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جس کی شکایت اس شعر میں ہے:

کس نیا موخت تیر از من — کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

(۲) یہ بھی مریدان دجال نے مشتہر کیا ہے کہ عبدالقادر نے قلمی خط مولوی محمد حسین صاحب کے پاس بھیجا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بھی محض کذب ہے۔﴿لعنة الله علی الکاذبین﴾ ہم کو عبدالقادر کا کوئی خط نہیں پہنچا۔ قلمی خط تو ایک طرف رہا، کوئی مطبوعہ پرچہ اخبار الحکم جس میں اس کا خط درج ہو، یا کوئی اشتہار لاہور یا شملہ وغیرہ سے بھی اس مضمون کا قادیانی یا اس کے اتباع کا مرسلہ ہم کو نہیں پہنچا۔ بہت مشکل اور تلاش سے ہم نے ایک مدرس سکول بٹالہ سے اخبار کا پرچہ مستعار لے کر شیخ فتح محمد اہلحدیث گجرات کے قلم سے وہ خط نقل کرایا۔ اور اشتہار اہل شملہ ہم نے شملہ کے ایک کلرک محکمہ آب وہوا سے بتقاضا وصول کیا۔ اور اس دجال کے چیلوں کی قدیم عادت ہے کہ جو مضمون جواب طلب چھاپتے ہیں' اس کی کاپی ہماری طرف نہیں بھیجتے۔

(۳) عربی نویسی میں دجال قادیانی کا مقابلہ کرنے سے گریز واعراض کو جو نابین دجال نے مولوی محمد حسین صاحب کی طرف منسوب کیا ہے، اس میں ان گمناموں نے دجال اکبر کی سنت پر عمل کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اپنے رسالہ ماہنامہ إشاعة السنة نمبر ۸ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۹ میں قادیانی کو عربی میں مقابلہ کے لیے للکار چکے ہیں۔ پھر نمبر ۱۲ جلد ۱۵ میں قادیانی کی عربی نویسی کا اچھی طرح بخیہ ادھیڑ چکے ہیں۔ مگر اس گروہ بے شکوہ نے ''شرم وحیا'' کو ''نصیبِ اعداء'' سمجھ کر ان دعاوی باطلہ واغالیطِ عاطلہ قادیانی کا اعادہ کر کے گڑے مردے اکھاڑنے کو عمل میں لا کر لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ ان میں ذرہ شرم ہوتی تو ماہنامہ إشاعة السنة کے ان مقامات کو پڑھ کر ڈوب مرتے اور پھر عربی نویسی کا دعویٰ زبان نہ لاتے؛ مگر یہاں شرم کہاں؟!

(۴) قادیانی کے ''مستجاب الدعوات'' ہونے کا جو اس شیخ چلی کے شاگردوں نے دعویٰ کر کے اس میں مولوی صاحب کا مقابلہ چاہا ہے۔ اس کا جواب مولوی صاحب إشاعة السنة نمبر ۱ جلد ۱۴ میں ۱۸۹۱ء اور نمبر ۱ جلد ۱۶ بابت ۱۸۹۵ کے صفحہ ۱۴۵ وغیرہ میں دے چکے ہیں۔ مگر ان حیا کے دشمنوں نے حیا سے قسم کھا کر انہی پچھلی باتوں کا اعادہ شروع کر دیا ہے۔ ہم کہاں تک جواب دیتے جائیں؟!

مولوی سید ابوالحسن تبتی نے جو 825 روپیہ انعام کے بدلے 825 جوتے قادیانی کے لیے تجویز کیے ہیں، اس پر

حضور! ایں جانب کا صاد ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس قدر رعایت ضروری ہے کہ اگر حضرت اقدس قادیانی اس قدر جوتوں کے بذاتِ نفس نفیس متحمل نہ ہوسکیں اور سر مبارک گنجہ ہو جاوے یا جوتوں کی مار سے آپ کو الہامی قبض لاحق ہو جائے، تو باقی ماندہ آپ کے نائبین جنہوں نے گمنام اشتہارات دیئے ہیں، آپس میں اس طرح بانٹ لیں کہ لاہور والے مخلص گمنام، پٹیالہ والوں کو، اور لدھیانہ والے شملہ والوں کو، اور اسی طرح وہ ایک دوسرے کو بطور ہمدردی مدد دیں۔ ہم کو اس بات پر اصرار نہیں کہ وہ سب جوتے حضرت اقدس ہی کے سر پر پورے کیے جائیں۔ یہ امر بحکم آیت ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ہم کو پسندیدہ نہیں، اور عام انسانی ہمدردی اور اصولِ اخلاق کے بھی مخالف ہے۔

[الراقم: ملا محمد بخش لاہور ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ محمد قادری منیجر اخبار جعفر زٹلی تاج الہندی پریس لاہور، مجموعہ اشتہارات قادیانی ۳/۶۳-۶۷]

اشتہار منقولہ بالا کے جواب میں مرزا قادیانی نے ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو اشتہار شائع کیا، جس کا عنوان رکھا:

''ہم فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں''

اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے پیشگوئی فرمائی کہ مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولوی ابوالحسن تبتیؒ اور محمد بخش جعفر زٹلیؒ کو ۱۳ ماہ کے دوران ذلت اٹھانی پڑے گی۔ اور اس کے وقوع کو انہوں نے اپنے اور مولانا بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان حق وباطل کے تعین کے لیے ''آخری فیصلہ'' قرار دیا۔ یہ اشتہار درج ذیل ہے:

''جن لوگوں نے شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کے چند سال کے پرچہ إشاعة السنة دیکھے ہوں گے، وہ اگر چاہیں تو محض للہ گواہی دے سکتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف نے اس راقم کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ......اور میری صداقت کے نشانوں سے شیخ محمد حسین اور اس کے ہم مشرب لوگوں نے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ سختی اور بدزبانی روز بروز بڑھتی گئی۔ چنانچہ ان دنوں میں میرے بعض دوستوں نے کمال نرمی اور تہذیب سے شیخ صاحب موصوف سے درخواست کی تھی...... کہ آپ مباہلہ کر کے تصفیہ کر لیں......اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اثر مباہلہ کے لیے اس طرف سے ایک سال کی شرط ہے۔ اور یہ شرط الہام کی بنا پر ہے......نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس درخواست مباہلہ کو جو نہایت نیک نیتی سے کی گئی تھی، شیخ محمد حسین نے قبول نہیں کیا اور یہ عذر کیا کہ تین دن تک مہلت اثر مباہلہ ہم قبول کر سکتے ہیں، زیادہ نہیں......سو شیخ محمد حسین نے باوجود بانی تکفیر ہونے کے اس راہ راست پر قدم مارنا نہیں چاہا۔ اور بجائے اس کے کہ نیک نیتی سے مباہلہ کے میدان میں آتا، یہ طریق اختیار کیا کہ ایک گندہ اور گالیوں سے پر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے نام

سے چھپوا دیا۔ اس وقت وہ اشتہار میرے سامنے رکھا ہے۔ اور میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی یہ ہے کہ:

''اے میرے ذوالجلال پروردگار! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل، جھوٹا اور مفتری ہوں' جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ إشاعة السنة میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے، اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے، میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ تو اے میرے مولا! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر ۱۳ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر۔ اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر۔ اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا! میرے مولا! میرے منعم! میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں، تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے' تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کیے جائیں گے' شیخ محمد حسین، جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لیے یہ اشتہار لکھا ہے، ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر...... میرے لیے یہ نشان ظاہر فرما کر ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ﴾ کا مصداق کر، آمین ثم آمین۔''

یہ دعا تھی جو میں نے کی۔ اس کے جواب میں یہ الہام ہوا کہ:

میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا......

یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ جس کا ماحصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے' یعنی یہ خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین، جعفر زٹلی اور مولوی ابوالحسن تبتی دوسری طرف سے، خدا کے حکم کے نیچے ہیں۔ ان میں سے جو کاذب ہوگا، وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بنا پر ہے' اس لیے حق کے طالبوں کے لیے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔'' [مجموعہ اشتہارات قادیانی ۳/۵۷-۶۱]

اس اشتہار کے حاشیہ پر مرزا نے لکھا: ''اس فیصلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اب اگر میں جھوٹا اور دجال اور ظالم ہوں' تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق میں ہوگا۔ اور اگر محمد حسین ظالم ہے' تو فیصلہ میرے حق میں ہوگا۔ وہ خدا ہر ایک کا خدا ہے، جھوٹے کی کبھی تائید نہیں کرے گا۔ اب آسانی سے یہ مقدمہ مباہلہ کے رنگ میں آ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ سچوں کو فتح بخشے۔'' [مجموعہ اشتہارات قادیانی ۳/۶۱]

چند روز بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے خاص اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

''میں اپنی جماعت کے لیے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب إشاعة السنة اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے، جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہو گی۔ اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یا وہ گوئی کے مقابلہ پر یا وہ گوئی نہ کریں، اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے، جیسا کہ وہ سن رہے ہیں؛ مگر چاہیے کہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں، تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے' جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے' اگر چہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے، مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے' جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لیے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی، تواضع اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو، کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہو جاتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو، کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عملی، راست بازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔ دیکھو حضرت موسیٰ جو سب سے زیادہ اپنے زمانے میں حلیم اور متقی تھے، تقویٰ کی برکت سے فرعون پر کیسے فتح یاب ہوئے۔ فرعون چاہتا تھا کہ ان کو ہلاک کرے؛ لیکن حضرت موسیٰ کی آنکھوں کے آگے خدا تعالیٰ نے فرعون کو مع اس کے تمام لشکر کے ہلاک کیا۔

مجھے افسوس سے اس جگہ یہ بھی لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے مخالف ناانصافی اور دروغ گوئی اور کجروی سے باز نہیں آتے۔ وہ خدا کی باتوں کی بڑی جرأت سے تکذیب کرتے اور خدائے جلیل کے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ میرے اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کے بعد جو بمقابلہ شیخ محمد حسین بٹالوی اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے لکھا گیا تھا، یہ لوگ خاموش رہتے؛ کیونکہ اشتہار میں صاف طور پر یہ لفظ تھے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک اس بات کی میعاد مقرر ہو گئی ہے کہ جو شخص کاذب ہو گا' خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ اور یہ ایک کھلا کھلا معیار صادق و کاذب تھا، جو خدا تعالیٰ نے